سرکاری رپورٹ

پانچواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پانچواں اجلاس

کارروائی اجلاس منعقدہ دوشنبہ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۸۶ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	۳
۲	رخصت کی درخواست	۳
۳	تحریکِ التواء (پیش کی گئی)	
	(۱) نائب تحصیلدار ژوب کے گھر بم کا دھماکہ (منجانب مسز فضیلہ عالیانی)	۴
	(۲) مورخہ ۶ فروری کو پرنس یحییٰ جان کی جانب سے سنجاوی ہرنائی کے درمیان پانچ ٹرکوں کو لوٹے جانے کے سلسلے میں پیش کی جانے والی تحریکِ التواء پر اسپیکر کا فیصلہ۔	۷
۴	مسودۂ قانون۔ (پیش کیا گیا)	۹
	بلوچستان میں فشریز کا (ترمیمی) مسودہ قانون ۱۹۸۶ء - (مسودہ قانون نمبر ۴ مصدرہ ۱۹۸۶ء)	۱۲
۵	اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ از سال ۱۹۷۷ تا سال ۱۹۸۴ پر بحث۔	۱۳

جلد پنجم ــــــــــ شمارہ چہارم

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ مسٹر اسپیکر — مسٹر محمد سرور خان کاکڑ

۲۔ مسٹر ڈپٹی اسپیکر — آغا عبدالظاہر

افسران اسمبلی

۱۔ سیکرٹری — مسٹر اظہر سعید خان

۲۔ ڈپٹی سیکرٹری — محمد حسن شاہ

معزز اراکین کی فہرست جنہوں نے آج کے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ مسز فضیلہ عالیانی
۲۔ مس پری گل آغا
۳۔ مسٹر اباداں فریدون اباداں (مشیر)
۴۔ میر عبدالغفور بلوچ (پارلیمانی سیکرٹری)
۵۔ میر عبدالکریم نوشیروانی (پارلیمانی سیکرٹری)
۶۔ میر عبدالمجید بزنجو (پارلیمانی سیکرٹری)
۷۔ میر عبدالنبی جمالی (وزیر)
۸۔ آغا عبدالظاہر
۹۔ میر احمد خان
۱۰۔ سردار احمد شاہ کھیتران (وزیر)
۱۱۔ مسٹر ارجن داس بگٹی
۱۲۔ مسٹر عصمت اللہ موسیٰ خیل
۱۳۔ مسٹر بشیر مسیح (پارلیمانی سیکرٹری)
۱۴۔ سید داد کریم
۱۵۔ سردار دینار خان کرد
۱۶۔ میر فتح علی عمرانی
۱۷۔ حاجی ظریف خان مندوخیل (پارلیمانی سیکرٹری)
۱۸۔ میر ذوالفقار علی مگسی (پارلیمانی سیکرٹری)
۱۹۔ سردار نثار علی (پارلیمانی سیکرٹری)
۲۰۔ جام میر غلام قادر خان (وزیر اعلیٰ)
۲۱۔ ملک گل زمان خان کاسی (مشیر)
۲۲۔ مسٹر اقبال احمد کھوسہ (پارلیمنٹری سیکرٹری)
۲۳۔ سردار خیر محمد خان ترین
۲۴۔ میر محمد علی رند
۲۵۔ ڈاکٹر محمد حیدر بلوچ (وزیر)
۲۶۔ ارباب محمد نواز خان کاسی (وزیر)

۲۷۔ میر محمد صالح بھوتانی
۲۸۔ میر محمد نصیر مینگل (وزیر)
۲۹۔ حاجی محمد شاہ مردان زئی
۳۰۔ سردار محمد یعقوب خان ناصر (وزیر)
۳۱۔ ملک محمد یوسف پیر علیزئی (وزیر)
۳۲۔ میر نبی بخش خان کھوسہ
۳۳۔ مسٹر نصیر احمد خان باچا

۳۴۔ مسٹر ناصر علی بلوچ (پارلیمانی سیکرٹری)
۳۵۔ میر نور احمد خان مری (پارلیمانی سیکرٹری)
۳۶۔ میر سلیم اکبر خان بگٹی
۳۷۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ (وزیر)
۳۸۔ نواب تیمور شاہ جوگیزئی (وزیر)
۳۹۔ پرنس یحییٰ جان

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پانچواں اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز دوشنبہ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء بوقت صبح ساڑھے دس بجے زیر صدارت آغا عبدالظاہر ڈپٹی سپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از قاری شاہد اسلام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالۡعَصۡرِۙ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍۙ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ (سورۃ العصر)

ترجمہ:۔ زمانے کی قسم، انسان درحقیقت بڑے خسارے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ آج چونکہ کوئی سوال نہیں ہے۔ اس لئے وقفہ سوالات معطل کیا جاتا ہے۔

اب سیکرٹری اسمبلی اعلان کریں گے۔

رخصت کی درخواست

مسٹر اظہر سعید خان سیکرٹری اسمبلی:۔ میر ہمایوں خان مری کی

کی جانب سے درخواست موصول ہوئی ہے۔

"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ لہٰذا آج مورخہ ۱۰ر جنوری ۸۶ء کی رخصت دی جائے۔"

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔؟

(رخصت منظور کی گئی)

تحریک التوا

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: مسز فضیلہ عالیانی کی جانب سے تحریک التوا موصول ہوئی ہے۔ وہ اپنی تحریک التواء پیش کریں۔

مسز فضیلہ عالیانی: جناب اسپیکر! میں آپ کی اجازت سے حسب ذیل واضح اور پبلک اہمیت کی حامل فوری نوعیت کے معاملہ پر بحث کی غرض سے تحریک التواء پیش کرتی ہوں کہ:۔

"واقعہ یہ ہے کہ اتوار کی شب نائب تحصیل دار ژوب کے گھر زبردست بم کا دھماکہ ہوا جس سے کھڑکیاں اور دروازے تباہ ہو گئے۔ اور لوگوں میں خوف اور ہراس پھیل گیا۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس معاملہ پر بحث کی جائے۔"

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: تحریک التواء یہ ہے کہ:۔

"واقعہ یہ ہے کہ اتوار کی شب نائب تحصیل دار ژوب کے گھر زبردست بم کا دھماکہ ہوا۔ جس سے کھڑکیاں اور دروازے تباہ ہو گئے اور لوگوں میں خوف اور ہراس پھیل گیا۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس معاملہ پر بحث کی جائے۔"

تاہم اس تحریک التوا کی باری آنے پر بحث کی جائے گی۔

وزیر اعلیٰ:- (پوائنٹ آف آرڈر) جناب جب کوئی تحریک التوا پیش ہوتی ہے، وہ ہاؤس کی ملکیت بن جاتی ہے۔ یہ ہاؤس کا استحقاق ہوتا ہے اور یہ ہاؤس ہی اس کا جواب دے سکتا ہے۔ قواعد و انضباط کار بھی دیکھا جائے کہ کیا ہے۔؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- رولز کے مطابق جب کوئی تحریک التوا پیش ہوتی ہے۔ اس دن ہاؤس میں پیش کرنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے اور اس کی ہاؤس سے اجازت لی جاتی ہے۔ اور اس وقت اس تحریک التوا کو ہاؤس کے نوٹس میں لانے کے لئے پڑھا جا رہا ہے۔

وزیر اعلیٰ:- جناب والا! میں آپ کی کسی رولنگ کو تو چیلنج نہیں کرسکتا۔ مہربانی فرما کر ابھی سے متعلق رولز ہاؤس میں پڑھ کر بتائیں اور اس سے ہاؤس کو مطلع کریں۔ کہ تحریک التوا کیسے پیش ہو سکتی ہے اور کیسے پیش نہیں ہو سکتی۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر

"If the Speaker is of the opinion that the matter proposed to be discussed is in order, he shall read the statement to the Assembly and ask whether the Member has leave of the Assembly to make the adjournment motion and if objection in taken he shall request such as the Members as may be in favour of leave being granted to rise in their seats."

میر نبی بخش خان کھوسہ:- جناب والا! اب اس کا اردو بھی فرمائیں کہ آپ نے کیا پڑھا ہے تاکہ سارا ہاؤس سمجھے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- جب کوئی تحریک التوا موصول ہو گی۔ اس تحریک التوا کو ہاؤس میں پیش کیا جائے گا اور اسپیکر ہاؤس سے اجازت لے گا اور اگر کوئی اس پر اعتراض کرے تو اسپیکر ہاؤس سے پوچھے گا۔ اگر ۱۲ بھی اس کی حمایت کر دیں تو اس کا مطلب ہے۔ اس تحریک التواء پر بحث کی جائے۔

وزیر اعلیٰ:- جناب والا! میں نے کوئی اعتراض نہیں کیا ہے۔ میں نے صرف آپ کی توجہ قواعد و انضباط کار کی طرف مبذول کرائی ہے کہ آئندہ کے لئے کوئی لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔ میں تو اسپیکر صاحب کا احترام کرتا ہوں اور ڈسپلن کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آپ کی رولنگز کا احترام کریں اور یہی پارلیمنٹ کا دستور ہے۔ لیکن تحریک التوا کا بھی ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ ڈسپلن کا یہی تقاضا ہے کہ ہم آپ کی رولنگز کا احترام کریں۔ یہی ایک پارلیمنٹ کا دستور ہے۔ لیکن تحریک التواء کا بھی طریقہ کار ہوتا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ محترمہ تعلیم یافتہ ہیں، سمجھدار ہیں اور سمجھ بوجھ رکھنے والی ہیں۔ انہیں بھی صحیح قسم کی تحریک التوا پیش کرنی چاہیئے اور انہیں بھی اس ہاؤس کے ڈیکورم کا خیال رکھنا چاہیئے۔ قواعد و ضوابط کے تحت تحریک التواء پیش کریں۔ قاعدہ یہ ہے۔ اجلاس کے شروع ہونے سے ایک گھنٹہ پہلے اس کا نوٹس دینا ضروری ہے۔ ابھی مجھے علم بھی نہیں ہے کہ محترمہ نے کس قسم کی تحریک پیش کی ہے۔ تو مجھے امید ہے آئندہ وہ خیال فرمائیں گی۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- تحریک التواء کا نوٹس ایک گھنٹہ پہلے ہاؤس میں آنا چاہیئے۔ پھر اس کو نمبر آنے پر نپٹایا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ۴۸ گھنٹہ پہلے ہاؤس کو نوٹس دیا جا چکا ہے۔

پہلے سے جو تحریک التواء چلی آرہی ہیں ان میں سے ایک کا نوٹس پولیس بھی جان نے دیا ہے۔ وہ تحریک التواء میں ہاؤس میں پڑھتا ہوں۔
تحریک التواء یہ ہے کہ :-

" ۳ اور ۴ فروری کی درمیانی رات سنجادی اور میر نائی کے درمیان مسلح ڈاکوؤں نے پانچ ٹرکوں کو لوٹ لیا اور ان کے ڈرائیوروں اور کلینروں کو چودہ ہزار روپے کی رقوم اور چار گھڑیوں سے محروم کر دیا۔ اس واقع سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت لوگوں کی جان و مال کے تحفظ میں ناکام رہی ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔"

وزیر اعلیٰ :- جناب والا! جہاں تک اس تحریک التوا کا تعلق ہے اور معزز ممبر صاحب کے جذبات کا تعلق ہے۔ میں ان کا احترام کرتا ہوں۔ حکومت کا بھی یہی مقصد ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے۔ امن و امان قائم کیا جائے اور ایسے افراد جو اس میں ملوث ہیں ان سے سختی سے نمٹا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- جام صاحب آپ اس تحریک التواء کی مخالفت کر رہے ہیں۔ یا اس پر بحث کر رہے ہیں۔

وزیر اعلیٰ :- جناب والا! میں اس تحریک التواء کے متعلق یہ کہتا ہو یہ صحیح نہیں ہے۔ یہ معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے اور جیسے کہ کہا گیا ہے۔ جب کوئی مقدمہ عدالت میں پیش ہو۔ اس پر بحث نہیں ہو سکتی ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- جناب مجھے ہاؤس سے پوچھنے دیں وہ اس کو زیر بحث لانا چاہتے یا نہیں۔ اگر نہیں چاہتے ہیں تو اس کو رد کیا جائے گا اگر چاہتے ہیں تو پھر بحث ہو گی۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! جہاں تک اس کارروائی کا تعلق ہے اور جیسا کہ کہا بھی گیا ہے اور اس ہاؤس کے سامنے کوئی کام نہیں ہوتا ہے۔ اور یہاں صرف جیس منٹ کارروائی ہوتی ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ کہا نہیں گیا ہے۔ بلکہ ہوا ہے۔

وزیر اعلیٰ:۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر محرک اس پہ بحث کرنا چاہتے ہیں تو میں ان کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ یہ تحریک تحریک التواء ضابطہ کے خلاف ہے آپ اپنے اختیار سے اسے خلاف ضابطہ قرار دے دیں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ کس رول کے تحت یہ آؤٹ آف آرڈر ہے۔؟

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! بہت سے ایسے رولز ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں ایک نہیں بلکہ بہت سے رولز پیش کر سکتا ہوں۔ پہلا حوالہ دیتے ہوئے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے رولز آف بزنس میں موجود ہے کہ تحریک التوا کسی حالیہ واقعہ کے سلسلے میں پیش ہونی چاہیے۔ میں آئینی طور پہ یہ حوالہ پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی معاملہ کسی عدالت میں زیر بحث آچکا ہے۔ تو اس پہ تحریک التواء نہیں پیش کی جا سکتی۔ جناب والا! ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں لہٰذا معاملہ عدالت میں زیر بحث ہے

دوسری بات یہ عرض کرتا ہوں کہ کہا گیا ہے کہ حکومت اپنی کارروائی میں پوری نہیں اتری۔ لیکن دراصل جن ملزموں سے یہ فعل سرزد ہوا جتنے بھی ٹھگ ہیں۔ گرفتار کئے جا چکے ہیں اور معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔

جناب والا! تیسری بات میں رول نمبر ۳۷ کا حوالہ یہاں پڑھ کر دینا چاہتا ہوں کہ:۔

"No motion which seeks to raise discussion on a matter pending before any statutory tribunal or statutory authority performing any judicial or quasi-judical function or any commission or court of enquiry appointed to enquire into, or investigate, any matter shall ordinaryily be permitted to be moved."

جناب والا! اس کی روشنی میں یہ تحریک التواء اس ہاؤس میں پیش نہیں کی جا سکتی۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: آپ نے رول کا حوالہ دیا۔ حاکم صاحب! چونکہ اس ہاؤس کو اور محرک کو معلوم نہیں تھا۔ اور آپ نے یقین دہانی کروائی ہے کہ یہ عدالت میں پیش ہے۔ لہٰذا میں اس تحریک التواء کو خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔ (تالیاں)

میر نبی بخش خان کھوسہ:- جناب والا! عرض یہ ہے کہ عدالت کا فیصلہ فائنل ہے؟۔ یا ....

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- نہیں۔ عدالت کا فیصلہ فائنل نہیں بلکہ رولز کے مطابق کوئی معاملہ کسی عدالت یا ٹریبونل وغیرہ میں زیر سماعت ہو تو اس پہ تحریک التواء ایوان میں پیش نہیں کی جا سکتی

میر نبی بخش خان کھوسہ:- جناب والا! کیا یہ مصدقہ بات ہے کہ معاملہ عدالت میں ہے۔ یہ کب پیش ہوا۔ تحقیقات ہو رہی ہے؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- معزز رکن نے وزیراعلیٰ کی حیثیت سے ایوان میں

تسلی کروائی ہے۔ تاہم اگر محرک کو اس بارے میں کوئی شک ہو تو وہ اپنی طرف سے تحریک استحقاق پیش کر سکتے ہیں کہ اس معزز ایوان میں غلط بیانی کی گئی ہے

میر نبی بخش خان کھوسہ:۔ جناب والا! صرف محرک ہی ایسا کر سکتا ہے یا کوئی بھی ممبر پوچھ سکتا ہے۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ میر صاحب معزز رکن ہیں۔ ان کو جواب دینے کا بڑا شوق ہوتا ہے۔ لیکن جب اسپیکر کی رولنگ آجائے تو پھر کوئی پوائنٹ آف آرڈر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ یہ خلاف قاعدہ ہے۔

میر نبی بخش خان کھوسہ:۔ ہمیں قانون کا احترام ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ اس سے قبل کہ اگلی کارروائی ہو اور وزیر زراعت اپنا بل پیش کریں۔ میں جام صاحب سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو اپنے بل اور دیگر بزنس وقت پہ بھیجیں۔ آج کا اجلاس آدھ گھنٹہ کی دیر اسی وجہ سے تاخیر سے شروع ہوا کہ یہ بل اسمبلی سیکرٹریٹ کو رات آٹھ بجے پہنچایا گیا تھا۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! آپ نے جو ارشاد فرمایا، میں اس کا احترام کرتا ہوں نہ صرف حکومت کی یہ خواہش تھی بلکہ ہمارے ساحلی علاقہ مکران کے جو ماہی گیر ہیں۔ ان کو جو نقصان ہو رہا ہے اس کی خاطر یہ بل لانا ضروری تھا۔ لہٰذا حکومت کا یہ فرض تھا کہ چونکہ آج کل اسمبلی بیٹھی ہوئی ہے اور کارروائی چل رہی ہے۔ اس کے علاوہ مکران کے ممبران بھی آئے ہوئے ہیں۔ لہٰذا ان کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے ہم نے یہ بل پیش کیا۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں ان امور کے پیش نظر میں نے ایک بہت اچھا کام کیا ہے۔ اس کے لئے اس معزز ایوان کو اور جناب کو بھی حکومت کو دلی مبارک باد پیش

کرنا چاہیئے کہ ہم اس قسم کے بل اس ایوان میں پیش کر رہے ہیں اور آرڈیننس کا سہارا نہیں لے رہے ہیں - یہ ایک اچھی ہدایت ہے۔

جناب والا! آپ نے جو تجویز پیش کی ہے - ایک اچھی تجویز ہے - مجھے افسوس ہے کہ یہ بل ہم وقت مقررہ پر اسمبلی سیکرٹریٹ میں پیش نہیں کر سکے - اس لئے معذرت خواہ ہوں

میر نبی بخش خان کھوسہ: جناب والا! یہ بل انگریزی میں ہے - ہمیں پتہ نہیں کہ اس میں کیا ہے؟ پھر بھی آخر میں ایک صفحہ اردو میں ہے - جسے میں نے ابھی دیکھا (قہقہہ)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: جام صاحب! میں آپ سے گزارش کروں گا اور گذشتہ سیشن میں بھی میں نے آپ سے گزارش کی تھی کہ اس ہاؤس کے لئے کارروائی کا اردو ترجمہ بھیجا کریں۔

وزیر اعلیٰ: جناب والا! مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ بات ہمارے علم میں آئی کہ دیگر صوبائی اسمبلیوں یعنی پنجاب، سندھ اور سرحد کی اسمبلی سیکرٹریٹ میں ترجمہ کا کام صوبائی اسمبلیاں خود کرتی ہیں - اس سلسلے میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آپ کے پاس مترجم کی آسامیاں موجود ہیں اور اگر مترجم نہ ہوں تو ہم فوری طور پر ان آسامیوں کے لئے افراد مہیا کر سکتے ہیں جیسا کہ میں نے کہا کہ دیگر تمام صوبائی اسمبلیوں میں ترجمہ کا کام وہ خود کرتی ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام اسمبلی کا ہے اور ہونا بھی چاہیئے - جناب والا کا اشارہ بھی صحیح ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: جناب جام صاحب! جن معزز ایوانوں کا آپ نے حوالہ دیا ہے - کیا وہاں بھی بل رات کے بارہ بجے ترجمہ کے لئے بھیجا جاتا ہے تاکہ اگلی صبح ہاؤس میں پیش کئے جائیں۔

وزیراعلیٰ:۔ جناب اسپیکر! غالباً آپ کے علم میں نہیں ہے میں یونائیٹڈ کنگڈم کی اسمبلی کا حوالہ دینا چاہتا ہوں کہ وہاں رات دن اسمبلی چلا کرتی ہے۔ اور کوئی کلاک وائیز نہیں۔

جناب والا! اگر یہاں صحیح معنوں میں جمہوریت چلے اور اسمبلی کام کریں تو ممکن ہے کہ ہمیں یہاں اسمبلی میں پورا سال بیٹھنا پڑے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: جام صاحب! بہرحال بلوچستان اسمبلی اپنی طرف سے پوری کوشش کرتی ہے کہ کسی معزز رکن کو تکلیف نہ ہو لیکن آپ بھی مہربانی فرما کر اپنے سیکرٹریٹ کو ہدایت نامہ جاری کریں۔

اب وزیر زراعت جس زبان میں بھی چاہیں اپنا بل پیش کریں۔

بلوچستان سی فشریز کا (ترمیمی) مسودہ قانون

۱۹۸۶ء (مسودہ قانون نمبر ۴ مصدرہ ۱۹۸۶ء) (پیش کیا گیا)

ارباب محمد نواز خان کاسی (وزیر زراعت) جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں بلوچستان سی فشریز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۶ء (مسودہ قانون نمبر ۴ مصدرہ ۱۹۸۶ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ مسودہ قانون پیش ہوا۔ اس پر بحث کے لئے جناب اسپیکر دن مقرر کریں گے۔

میر نبی بخش خان کھوسہ:۔ جناب اسپیکر! کیا دو چار گھنٹے پہلے بل پیش کیا جا سکتا ہے۔ یہاں لاء سیکرٹری اور اسمبلی کے سیکرٹری بیٹھے ہوئے ہیں تاکہ ہم بھی آئندہ اپنے بل آدھی رات کو بھیجیں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: میر صاحب آپ کو کیا جلدی ہے۔ بل آپ کی میز پر پڑا ہوا ہے۔ جب ہاؤس ایڈجرن ہو جائے تو آپ لاء سیکرٹری سے مشورہ کریں اس کے علاوہ شہر میں وکلاء موجود ہیں ان سے مشورہ کر سکتے ہیں۔ جتنی جلدی آپ کی خواہش ہو آپ اس کو پاس بھی کر سکتے ہیں

میاں سیف اللہ خان پراچہ (وزیر منصوبہ بندی وترقیات)

جناب اسپیکر صاحب! میں ہاؤس کی معلومات کے لئے یہ وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ اس وقت ایوان میں بل پیش ہوا ہے۔ جب اس بل کی دوسری خواندگی ہوگی تو اس وقت آپ یہ اعتراض کر سکتے ہیں کہ اس پر غور نہ کیا جائے۔ اس وقت یہ بل ایوان میں پیش ہوا ہے۔ تیسری خواندگی میں یہ ہوگا کہ اس بل کو پاس کیا جائے۔ اس وقت یہ ایوان کی مرضی ہے کہ اس بل کو پاس کرے یا نہ کرے۔ اس وقت بل کو ایوان میں پیش کرنا ہے۔ اس پر کوئی اعتراض کی بات نہیں

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: جناب آپ کو تین چار دن ملیں گے آپ اس بل پر غور و خوض کر سکتے ہیں۔ اب اسلامی نظریاتی کونسل کی سالانہ رپورٹیں۔ بابت سال ۱۹۷۷ء تا ۱۹۸۴ء پیش ہو چکی ہیں۔ اس پر بحث کا آغاز ہوتا ہے۔ سب سے پہلے وزیر قانون جو رخصت پر ہیں۔ ان کی جگہ جو بھی ہوں اپنے خیالات کا اظہار کریں

جام میر غلام قادر خان (وزیر اعلیٰ)

جناب والا! اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ ایوان کے سامنے پیش کر چکا ہوں۔ میرے معزز اراکین اسمبلی کو یہ علم ہے کہ جب پاکستان معرض وجود میں آیا۔ اس وقت سے ہماری اور ایوان کی یہی کوشش رہی ہے اور یہی جذبہ رہا کہ جو اس ملک میں اسلامی قوانین نافذ ہوں۔ یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ پاکستان کتنی جدوجہد کے بعد حاصل ہوا ہے۔ لہٰذا یہاں کے ۹ کروڑ عوام کی یہی دلی خواہش رہی

ہے اس ملک کو جو بھی قانون ہو خواہ وہ معاشی ہو، معاشرتی ہو، عدالتی ہو اور چاہے وہ قانون کسی بھی شعبے سے ہو ایسا قانون نہیں ہونا چاہیئے جو اسلام کے خلاف ہو۔ اس سلسلے میں اسلامی نظریاتی کونسل نے بڑی محنت کی ہے اور ان کی کوششوں کے بعد اسلامی نظریاتی کونسل کی یہ کارکردگی آپ کے سامنے پیش کی گئی ہے یہ اسلامی کونسل کام کر رہی ہے۔

جناب والا! اس سلسلہ میں ہم سب کا بنیادی مقصد اس ملک پاکستان کے اندر اسلامی قوانین کا نفاذ ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ جمہوری ملک ہے اور جمہوریت کا تقاضا یہی ہوتا ہے۔ کہ اس میں کوئی بات ناممکن نہیں ہوتی ہے۔

جناب اسپیکر! دوسری بات یہ کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹوں میں مرکزی حکومت کو اختیارات ہیں اور صوبائی حکومتیں صرف ڈھانچہ پر اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ ہم سب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مسلمان ہیں۔ ہم نے کلمہ طیب "لا الٰہ الا اللّٰہ محمد الرسول اللّٰہ" پڑھا ہے۔ ہم اس پر یقین رکھتے ہیں۔ مجھے اپنے معزز رکن میر نبی بخش خان کھوسہ سے امید ہے کہ انہوں نے اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹیں ضرور پڑھی ہوں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں اسلام سے بہت محبت ہے۔ اسلام کے عقائد سے بڑی محبت ہے۔ اس وجہ سے میں یہ چاہوں گا کہ ہم سب ان کے زریں خیالات سے مستفید ہوں تاکہ ہم مرکزی حکومت کو ان باتوں کی طرف نشاندہی کرا سکیں جو قرآن و سنت کے منافی ہو۔ اس کے ساتھ وہ اپنے زریں مشوروں سے بھی اس ایوان کو نوازیں گے۔ جس کے بعد ہم مرکزی حکومت کو اور قومی اسمبلی کو اپنے مشوروں سے آگاہی کرائیں اور اس کے بعد اسلامی نظریاتی کونسل کے علم میں بھی وہ باتیں لائی جائیں گی میں سمجھتا ہوں کہ قواعد کے مطابق ہر ممبر اپنی رائے کا اظہار کر سکتا ہے۔ جو ممبر قرآن و سنت سے جتنا زیادہ واقفیت رکھتا ہوگا وہ اتنی ہی اچھی رائے دے سکے گا۔

جناب والا! جیسا کہ آپ حضرات کو علم ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی دفعہ ۲۲۸ کے پیش نظر عمل میں لایا گیا ہے۔ جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنا چھ سالہ عبوری رپورٹیں از انیس سو اٹھتر تا انیس سو تراسی پیش کی ہیں۔ جس پر آئین کی دفعہ ۲۰۴ کے

تحت صوبائی اسمبلیاں اپنے مفید مشورے دیں گی۔ یہ حتمی رپورٹیں نہیں ہیں۔ ان رپورٹوں کے موصول ہونے کے دو سال کے اندر اندر ہم اپنی سفارشات مرتب کر کے پیش کر سکتے ہیں۔ جس کے بعد اسلامی نظریاتی کونسل آئین کی دفعہ ۲۲۹ کے تحت اپنی حتمی سفارشات مرتب کرے گی۔ اس میں اگر ہماری سفارشات اچھی ہوئیں۔ جو اسلامی قانون اسلامی عدل و انصاف، اسلامی نظام معیشت اور اسلامی نظام تعلیم پر ہوں گی۔ تو مجھے امید ہے کہ شامل کر لی جائیں گی۔

جناب اسپیکر! اب میں اپنی طرف سے اور اس ایوان کی طرف سے آپ کے توسط سے اسلامی نظریاتی کونسل کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ مرکزی حکومت نے جو کام ان کے سپرد کیا تھا۔ انہوں نے بڑی محنت سے اس پر کام کیا۔ آج ان کی اس کاوش اور محنت کی وجہ سے ان کی چھ سالہ رپورٹیں ہمارے سامنے ہیں۔ ان کے ساتھ ہم جنرل ضیاء الحق کے بھی شکرگزار ہیں۔ جب انہوں نے اس ملک میں مارشل لاء نافذ کیا۔ انہوں نے سب سے پہلے یہی اعلان کیا کہ اس ملک میں صرف اسلامی نظام ہوگا کیونکہ پاکستان نظریاتی طور پر حاصل کیا گیا۔ اور پاکستان حاصل کرنے کے لیے جتنی جدوجہد کی گئی جتنی قربانیاں دی گئیں۔ ان سب کا مقصد اس ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ ہوگا۔ ہماری عدلیہ اسلامی ہوگی۔ ہماری معیشت اسلامی ہوگی اور باقی شعبوں میں بھی اسلام ہوگا۔ اس کے علاوہ ہمارے جو اقلیتی ممبر یہاں ہیں میں ان کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انہیں کسی قسم کے خدشات نہیں ہونے چاہئیں۔

جناب اسپیکر صاحب! ہمارے ملک میں مکمل اسلامی نظام ہوگا۔ اس ملک میں کوئی قانون قرآن و سنت کے منافی نہیں ہوگا۔ ہمیں امید ہے انشاء اللہ آئندہ جو اس ملک میں نظام آئے گا وہ مکمل طور پر اسلامی ہوگا۔ جس میں ہمارے اقلیتی بھائی بھی اپنے آپ کو محفوظ سمجھیں گے۔

جناب والا! میں ایوان کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ اگر بعد میں کوئی ایسی بات ہوئی جس پر میرا بولنا ضروری ہوا اور ممبران نے یہ چاہا کہ میں اس پر مزید اظہار خیال کروں تو میں بات کروں گا۔ اس کے ساتھ میں یہ کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ میں بہت اچھا مقرر نہیں ہوں اور نہ ہی کوئی بڑا عالم ہوں۔ بلکہ میرے خیال میں مسز فضیلہ عالیانی صاحبہ

بہت اچھی مقرر ہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ اسلامی نظریاتی کونسل کا جائزہ لے کر اپنی صحیح آراء پیش کریں گی۔ شکریہ۔

میر نبی بخش خان کھوسہ:۔ جناب والا! ہم سب مسلمان ہیں۔ اسلام سے انشاء اللہ کوئی مسلمان انکار نہیں کرے گا۔ اور اگر انکار کرے گا تو اس کا ایمان چھوٹ ہو جائے گا۔ جناب والا! ہمارے ملک میں مکمل اسلامی قانون لانا چاہیئے۔ جزوی قانون کبھی ایک آتا ہے۔ کبھی دوسرا آتا ہے۔ ہم مسلمان ہیں۔ اسلام ہمارا دین ہے اور صدر صاحب کی بھی یہی خواہش ہے کہ اس ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ ہو۔

جناب والا! ہم یہ عرض کریں گے کہ ہم مسلمان ہیں۔ ہمارا قرآن مجید جو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اس میں سب کچھ موجود ہے یعنی (الف سے لے کر ے) تک تمام قانون موجود ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب! آج اس ملک میں اسلامی قوانین پیش کریں ہم لبیک کرنے کو تیار ہیں۔ اگر ہم اسلام سے انکار کریں تو ہمارا ایمان چٹ ہو جائے جناب والا! ہم نے اسلام اور قرآن سے کبھی انکار نہیں کیا۔ جناب! یہاں پر کوئی کہیں شریعت ہے۔ کہیں پر کوئی طلاقت آرڈیننس ہے۔ عرض یہ ہے کہ یہ قانون ایک ہی طرح کا ہو تو ہمیں بڑی ہی خوشی ہوگی۔

جناب والا! ہم صدر صاحب کی خواہش کا احترام کرتے ہیں اور یہ تمام افراد اس ہاؤس میں جمع ہیں آج ہی اتفاق کریں۔ ہمیں قرآن اور اسلام کے قانون کے خلاف کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے۔ ہم سنت رسول اللہ صلعم کے پیروکار ہیں۔ ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ اب جیسا کہ جام صاحب نے پڑھا ہے۔ ان کے تو سیکرٹری ہیں وہ ان کو پڑھ کر سناتے ہیں۔ ہم تو اردو پڑھنے والے ہیں۔ ہمارے پاس نہ کوئی سیکرٹری ہے۔ اور نہ ہم کو کوئی پڑھ کر سناتا ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ میں تمام معزز اراکین سے گزارش کروں گا کہ جس موضوع پر بات ہو رہی ہے۔ وہ اسی موضوع پر بات کریں۔ ایک دوسرے پر طنز نہ کریں جیسے جام صاحب نے کی یا آپ کر رہے ہیں۔

میر نبی بخش خان کھوسہ: جناب والا! ہم طنز نہیں کر رہے ہیں۔ ہم عرض کر رہے ہیں۔ وہ ہمارے وزیر اعلیٰ ہیں۔ وہ اس ہاؤس میں قانون شرعی محمدی لائیں۔ ہم ان سے یہ عرض کر رہے ہیں۔ شکریہ

پرنس یحییٰ جان: جناب والا! اڑتیس سال سے جب سے ہمارا ملک بنا ہے ہم نے ہر وقت یہ بات کی ہے کہ اسلام، اسلام اور اسلام۔ اسلام کو تو ہم نے مذاق بنا دیا ہے۔ اسلام کو ہم جب بھی چاہیں اپنے لئے استعمال کرتے ہیں۔ جیسے ۹ سال تک ضیاء الحق صاحب نے اپنے لئے استعمال کیا ہے۔ اور موجودہ حکومت اپنے لئے استعمال کر رہی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ تو اسے پوری طرح نافذ کریں۔ اب ایران میں بھی تو اسلام آگیا ہے۔ یہاں کہاں اسلام ہے۔؟ عورتوں کے سر پہ چادر نہیں ہے۔ اور نہ کسی کے سر پہ ٹوپی ہے۔ کیا یہی اسلام ہے۔ یہ تو صرف ایک مذاق ہے جناب! (تالیاں)

جناب والا! خدا اور قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیحرمتی ہو رہی ہے۔ اب میں اسے اپنے لئے استعمال کروں۔ کل جام صاحب اس کو استعمال کریں۔ اور آپ اپنے لئے استعمال کریں تو اب تک نو سال تک ضیاء الحق صاحب نے اپنے لئے استعمال کیا ہے۔ کہاں قرآن اس ملک میں نافذ ہوا ہے آپ نے دیکھا ہے۔ اس سے پہلے یحییٰ خان اور ایوب خان صاحب آئے تھے۔ انہوں نے بھی کہا ہم اسلام لا رہے ہیں۔ مارشل لاء میں اسلام کیسے آسکتا ہے؟ کیا جمہوریت میں اسلام ہو سکتا ہے۔؟ اسلامی نظام اگر آپ چاہتے ہیں تو قرآن مجید آپ کے سامنے ہے۔ واضح صفحات لکھے ہوئے ہیں۔ چودہ سو سال پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے لائے تھے۔ جس کی آج تک ہم قدر کرتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ہمیں اس پر عمل کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اور ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور آج تک بھی کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں وہ اس پر ہمیں صحیح عمل کرنے کی توفیق دے۔ کہ ہم اس کے نقش قدم پر چلیں اور ہم اپنے عوام کو دھوکہ نہ دیں۔ جب یہ دھوکہ دینے لگتے ہیں۔ تو بیچ میں اللہ اور

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لاتے ہیں اور قرآن کو لاتے ہیں۔ یہ تو ایک مذاق بن گیا ہے۔ ہم مسلمان ہیں۔ کم از کم خدا رسول اور قرآن کی بےحرمتی نہیں ہونی چاہیئے، اسلام اگر نافذ کرنا ہے۔ تو پوری طرح کر دیں۔

جناب والا! اسلام نافذ کرنا کونسی بڑی بات ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اسلام کا غلط استعمال نہ ہو۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ کوئی اور معزز رکن اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔؟

اب چونکہ ہاؤس کے سامنے ایجنڈے کے مطابق کوئی کارروائی نہیں ہے۔ ایوان کی کارروائی گیارہ فروری صبح ۱۰ بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

قبل از دوپہر گیارہ بجے اجلاس مورخہ گیارہ فروری ۸۶ء صبح ۱۰ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔